مساوات مردوزن کا پرفریب ومہلک نعرہ

مختاراحمد محمدی مدنی

معزز قارئین! عالمی پیمانے پر مسلمانوں کے ساتھ جس قسم کے بھیانک مکروفریب کا کھیل کھیلا جارہا ہے اس کے ایک بڑے حصے کا تعلق عورت کی ذات سے ہے اٹھارہویں صدی عیسوی میں جب یورپ میں صنعتی انقلاب آیا تو بڑی برق رفتاری سے کارخانے اور فیکٹریاں بننا شروع ہوئیں، جس میں کام کرنے کے لئے مردوں کی تعداد کم پڑ گئی تو مزید ہاتھ مہیا کرنے کے لئے سرمایہ داروں اور صنعت کاروں نے عورت کو چادر اور چہار دیواری سے نکال کر صنعتی ترقی کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا، جس کے لئے انہوں نے بڑے خوبصورت نعرے اور فلسفے تراشے، مساوات مردوزن کا دل فریب وخوشنما نعرہ لگایا، ایک غیر مسلم عورت ان دلفریب نعروں کو اپنی عزت افزائی خیال کرتے ہوئے اس میدان میں کود پڑی جس کا اصل فائدہ سرمایہ داروں ہی کو ہوا، لیکن اس کا ضمنی فائدہ یہ بھی ہوا کہ ایک ہی گھر کے کئی کئی افراد برسرروزگار ہوگئے جس سے معیار زندگی میں اضافہ ہوا، مال ودولت اسباب وجائیداد کی فراوانی ہوئی، لیکن دھیرے دھیرے عورتوں کے اختلاط کا دائرہ صرف فیکٹریوں تک محدود نہ رہا آہستہ آہستہ یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ پورا مغربی معاشرہ اس کی لپیٹ میں آگیا، ہوٹلز، سکولز، مدارس وجامعات، آفیسز، تفریحی مقامات سب اس کی زد میں آگئے، آزادی نسواں، حقوق نسواں، اور تحریک آزادی نسواں جیسی مکاروخداع تنظیمیں وجود میں آئیں، اور ایک ایسا وقت آیا کہ اس معاشرہ سے حیاء وشرم کا جنازہ نکل گیا، انسان جانور سے بھی بدتر ہوگیا، جس میں باریک وتنگ اور نیم عریاں لباس پہننا، مردوں کے ساتھ نیم عریاں لباس میں سوئمنگ کرنا، عریاں تصویریں اتروانا، بوائے فرینڈ رکھنا، سرعام ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں ایک حسین وجمیل لڑکی کا مادرزاد برہنہ ہوجانا ایک فیشن ہی نہیں بلکہ جزء حیات بن گیا، ساری قدریں تہہ وبالا ہوگئیں، عزت وناموس کی رداء سرعام پھٹنے لگی، اس معاشرہ میں باپ یا ماں جس نے اپنے لخت جگر کو بچپن سے پال پوس کر بڑا کیا اس کی ہر ضرورت مہیا کرنے کی کوشش کی ہے جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں اور بیٹی جب کسی جوان کے ساتھ آزادانہ طور پر گھومتی اور پھرتی ہے اپنے گھر بھی بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اسے لاتی ہے اور اس کے ساتھ اپنے مخصوص کمرے میں رات بھی گزارتی ہے لیکن باپ یا ماں کو اتنا بھی پوچھنے کا حق نہیں ہے کہ بیٹی یہ کون ہے جو تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے کمرے میں سوتا ہے؟ ہوئبدکاری وفحاشی کے اس طوفان بلاخیز میں عفت وپاکدامنی، قدرومنزلت پارسائی وپاکیزگی خس وخاشاک کی طرح بہہ گئی، مرد وعورت کے اس آزادانہ اختلاط نے شرم وحیا اور عفت وپاکدامنی کے سارے اقدار کو پاؤں تلے روندڈالا، زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہوگیا، عورت ہوس رانی کا ایسا شکار ہوئی کہ حیوانیت وبہیمیت بھی شرما گئی، جانوروں سے بھی بدتر ہوگئے، جانوروں میں کچھ نہ کچھ تو ضرور شرم وحیا باقی ہے، اسکولوں اور کالجوں میں انتہائی بے شرمی کے ساتھ اس کی ٹریننگ دی جاتی ہے زنا کاری فحاشی اور بے حیائی کے اس ابلیسی طوفان نے یورپ کے ترقی یافتہ ممالک کو جنسی درندوں کا جنگل بنادیا ہے، عام آدمی تو کیا بڑی سے بڑی مذہبی وسیاسی شخصیت کا بھی اس طرز معاشرت میں پارسا رہنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگیا ہے۔ جس کا بھیانک ومہلک نتیجہ یہ نکلا کہ اس معاشرے میں بن بیاہی ماں بننا کوئی عیب کی بات نہ رہی، خاندانی نظام تہہ وبالا ہوگیا، طلاق کی کثرت سے پورا معاشرہ جھوجھ رہا ہے، امراض خبیثہ بالخصوص ایڈز نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے یہ اللہ کا قہر ہے ایسی لاٹھی ہے جس میں کوئی آواز نہیں، آزاد شہوت رانی کے کلچر سے شرح پیدائش میں کمی ہوگئی ہے، اسقاط حمل میں اضافہ ہوا، اس معاشرے میں سکون واطمینان نام کی کوئی چیز نہ رہی، آج خودکشی کا سب سے زیادہ تناسب انہیں عیش پرست شراب وکباب اور زنا میں غرق حسب ونسب سے محروم غیر مسلم ممالک اور غیر مسلموں میں پایا جاتا ہے۔

یہ معمولی سی جھلک تھی مغربی ویورپی غیر مسلم طرز معاشرت اور اس کے سنگین وبھیانک نتائج وثمرات کی جس کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب ہماری بعض خواتین اور نام نہاد دانشور طبقہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ کامیابی کی منزلیں اگر طے کرنا ہے تو اس طرز معاشرت کو اپنالو یہی طرز معاشرت صنف نازک کو باعزت وباوقار مقام دے سکتا ہے۔ یہ ان کی خام خیالی ہے، سچائی یہ ہے کہ وہ معاشرہ خود اس گندگی ورذالت اور بے حیائی وبدکاری سے باہر آنا چاہتا ہے لیکن

اتنا دور نکل چکا ہے کہ اس کیلئے واپسی ناممکن ہوگئی ہے۔

ایک اور بات جو قابل ذکر و قابل غور ہے کہ مساوات مرد و زن کا نعرہ عورت کی طرف سے نہیں آیا یہ نعرہ مردوں کی طرف سے پیش کیا گیا' سوال یہ ہے کہ جب عورت چار دیواری میں مظلوم تھی اور جب مساوات اس کا حق ہے تو اس نے اپنے حق کا راگ کیوں نہیں الاپا' مرد کو کیوں ضرورت پیش آئی کہ وہ مساوات کا نعرہ لگائے' مرد کیوں اس صنف نازک کو اپنے دوش کھڑا کرنا چاہتا ہے اس کے پیچھے راز یہ ہے کہ جب تک عورت چہار دیواری میں تھی اس وقت مرد کو اپنی جنسی شہوت پوری کرنے میں مشقتیں پیش آتی تھیں' صرف جنسی لذت کے حصول کے لئے یہ نعرہ مردوں کی طرف سے لگایا گیا۔ اور دوسرا مقصد فیکٹریوں اور کارخانوں میں عمل تھا۔

مساوات کا نعرہ اللہ کے حکم و نظام سے بغاوت ہے' جب مرد و عورت کی ساخت میں مساوات نہیں ہے' تو پھر دونوں میں مساوات کیسے ہوسکتا ہے' کیا یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے' اگر مساوات ہی مطلوب ہے تو پھر مرد کو بھی بچہ جننا چاہئے' مرد کو بھی بچوں کو دودھ پلانا چاہیے' مرد کو بھی حیض و نفاس آنا چاہیے' مرد کو بھی حمل ٹھہرنا چاہیے' مرد بیوی جنس تبدیل کر کے آدھی عمر مرد مرد رہے بعد میں عورت بن جائے اسی طرح آدھی عمر عورت عورت رہے آدھی عمر مرد بن جائے؟

مساوات مرد و زن کا مطلب صرف یہ ہے کہ عورت بے حیائی و فحاشی کا اڈہ بن جائے' بس' ورنہ میں آپ حضرات سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا کسی ملک میں عالم اور جاہل دونوں یکساں اور برابر ہیں' کیا ایک لٹیرا اور پارسا دونوں برابر ہیں' کہیں ایسا نہیں ہے تو پھر عورت کے تعلق سے مساوات مرد و زن کا نعرہ کیا معنی رکھتا ہے؟ جب مرد مرد برابر نہیں ہوسکتے' تو پھر مرد و زن کیسے برابر ہوسکتے ہیں؟ درحقیقت دنیا کے کسی بھی ملک میں مساوات کا وجود نہیں ہے یہ تو صرف ایک خوشنما نعرہ ہے جس کے پیچھے بہت سارے خبیث و مکروہ عوامل و اسباب اور ناجائز مقاصد ہیں۔

اسلام عدل و انصاف کے نظام پر قائم و دائم ہے ہر شخص کو اس کی ساخت و حیثیت کے لحاظ سے مقام و مرتبہ اور حق حاصل ہے' اسلام میں مساوات نہیں ہے' گرچہ بعض لوگ اس لفظ کو بڑی کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ اسلام میں مساوات ہے' اسلام میں مساوات نہیں عدل ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں کچھ امور میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ہیں۔ اور کچھ امور میں مرد کو اس کی طبی اوصاف کی بناء پر برتری حاصل ہے' تو کچھ امور میں عورت کو مرد پر فوقیت دی گئی ہے۔ ہاں اگر مساوات سے مراد عدل ہو تو اس کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے **لا مشاحة في الإصلاح** ۔ البتہ احتراز بلاشبہ بہتر ہے۔

قارئین کرام! حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو جو مقام و مرتبہ دیا ہے وہ دنیا کے نہ کسی دھرم میں پایا جاتا ہے اور نہ کسی تہذیب و ثقافت میں' وہ زمانہ جاہلیت میں میراث تھی اسلام نے اسے وارث بنایا' وہ مظلوم تھی اسلام نے ﴿**ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف**﴾ کی تعلیم دے کر اس کے حقوق کو قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا' پردہ کا حکم دے کر اس کی عزت و ناموس کی حفاظت فرمائی' وہ عار و ندامت سمجھی جاتی تھی اسلام نے اسے باعث خیر و برکت قرار دیا' اور نیک عورت کو دنیا کی سب سے بہترین پونجی قرار دیا' نبی اکرم رحمت دو عالم ﷺ نے عورتوں کے بارے میں (**الدنیا کلها و خیر متاع الدنیا المراة الصالحة**) یعنی "دنیا پوری کی پوری متاع ہے' اور دنیا کی سب سے بہترین متاع نیک عورت ہے"۔ اور (**النساء شقائق الرجال**) یعنی "عورتیں دین کے احکام و مسائل' عبادات اور اجر و ثواب میں مردوں کے مانند ہیں" کہہ کر عزت و اکرام اور مقام و مرتبہ کی بلندی و عظمت عطا فرمائی۔ بیٹی اور بہن کی شکل میں اس کی تعلیم و تربیت پر جہنم سے نجات اور جنت کی بشارت سنائی' ماں کی شکل میں اس کے قدموں کے نیچے جنت رکھی' اور خالہ کو ماں کے ہم مرتبہ قرار دیا۔ ایک مسلمان دیندار عورت کو اس کے علاوہ اور کیا چاہئے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ موافق ۳۰/ نومبر ۲۰۲۵ء

دعوہ سنٹر الجبیل سعودی عرب